احکام بانوان

امامیہ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان، طالبات

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ
بْنِ الْحَسَنِ صَلَوٰاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰبَائِهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِي كُلِّ
سَاعَةٍ وَلِيًّا وَحَافِظًا وَقَائِدًا وَنَاصِرًا
وَدَلِيلًا وَعَيْنًا حَتّٰى تُسْكِنَهُ
اَرْضَكَ طَوْعًا وَتُمَتِّعَهُ فِيهَا طَوِيلًا

احکام بانوان

امامیہ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان، طالبات

محرم ونامحرم کے احکام

کون لوگ عورت کے محرم ہیں؟

وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (نور/آیت ۳۱)

اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو ان میں سے کھلا رہتا ہو۔ اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں اور اپنے خاوند اور باپ اور سسر اور بیٹوں اور خاوند کے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (ہی قسم کی) عورتوں اور لونڈی غلاموں کے سوا نیز ان خدام کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں یا ایسے لڑکوں کے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں (غرض ان لوگوں کے سوا) کسی پر اپنی زینت

(اورسنگار کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیں۔ اور اپنے پاؤں (ایسے طور سے زمین پر) نہ ماریں (کہ جھنکار کانوں میں پہنچے اور) ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے۔ اور مومنو! سب خدا کے آگے توبہ کروتا کہ فلاح پاؤ۔

اس آیت میں عورت کے نسبی محارم کا ذکر ہے: ”ولایبدین زینتھن“ خواتین، اپنے چہرے، گردن ااور سینہ کی خوبصورتی بلکہ مختلف رنگوں اور خواہشات کو بھڑکانے والے کپڑوں کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں البتہ ذیل الذکر بارہ طرح کے لوگ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں اور ان کے لئے یہ زینت تحریک کا سبب نہیں بنتی۔

۱۔”ولایبدین زینتھن الا لبعولتھن“ خود اس کا شوہر کہ جو اس کے لئے محرم ہے

۲۔”او أبائھن“ اس کے آباء اجداد، یعنی اس کے باپ اور دادا اس کے لئے محرم ہیں۔

۳۔”او أباء بعولتھن“ شوہر کا باپ بھی اس کے لئے محرم ہے

۴۔ ”أو ابناٴھن“ خود اس کے بیٹے جو اس کے شوہر سے ہیں اس کے لئے محرم ہیں۔

۵۔”أو ابناء بعولتھن“ شوہر کے بیٹے یعنی: شوہر کی دوسری بیوی کے بیٹے بھی اس کے لئے محرم ہیں۔

۶۔”او اخوانھن“ عورت کے بھائی بھی اس کے محرم ہیں۔

۷۔”أو بنی اخوانھن“ عورت کے بھائی کے بیٹے (بھتیجے) پھوپی کے لئے محرم ہیں۔

۸۔”أو بنیٴ اخواتھن“ اس کی بہن کے بیٹے (بھانجے) اس کے محرم ہیں۔

۹۔”أو نسائھن“ مومن اور مسلمان خواتین بھی اس کی محرم ہیں۔

۱۰۔”أو ما ملکت ایمانھن“ اور وہ غلام جسے اس نے خریدا ہے اس کے لئے محرم ہے جو آج کل رائج نہیں ہے۔غلام کا خریدنا ہی محرمیت کا باعث ہے۔

۱۱۔” أو الطفل الذین لم یظھرواعلی عورات النساء“ وہ بچہ جس میں جنسی غرائز (شہوت) نہ پائی جاتی یعنی اس کی عمر تین چار سال ہو لیکن پانچ یا چھ سال کا بچہ اگر اس کے بدن پر

ہاتھ پھیرا جائے اور وہ خوشی کا احساس کرے تو وہ عورت کے لئے نامحرم ہے۔

ولا یضربنھم عورت کو اجازت نہیں دیتے کہ" بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن" ایسے جوتے پہنے جو راستہ چلیں تو ان کے جوتوں سے خوبصورت آواز آئے اور مردوں کے کانوں کو نوازش دے۔ مرد جب اس کے پیروں کی آواز کو سنیں تو اس کی طرف متوجہ ہو جائیں اور اسے دیکھنے لگیں اور کہیں کہ فلاں خاتون کے جوتوں یا اس کے ہاتھ کے کڑے یا اس کے گلے کی زنجیر (چین) یا اسکی چوڑیوں کی آواز ایسی ہے اور اس وقت مردوں کے ذہنوں میں ہزاروں قسم کے آلودہ خیالات پرورش پانے لگیں۔

۲۔ پردے کے احکام

ا) خواتین کا خواتین سے حجاب:

ا۔ اگر کوئی عورت دوسری عورت کے بدن کو (شرمگاہ کے علاوہ) لذت کی نگاہ سے دیکھے تو ایسی صورت میں پورے بدن کو چھپانا واجب ہے۔

۲) خواتین کا نامحرم مرد سے حجاب:

خواتین کیلئے واجب ہے کہ وہ بالغ نامحرموں سے:

الف: چہرے (فقط وہ حصہ جس کا وضو میں دھونا واجب ہے) اور

ب: کلائیوں تک ہتھیلیوں کے علاوہ پورے بدن کو چھپائیں لیکن اگر انہیں احساس ہو جائے کہ کوئی نامحرم ان کی ہتھیلیوں یا چہرہ پر لذت کی نگاہ ڈال رہا ہے تو ان پر واجب ہو جائے گا کہ وہ چہرہ اور ہتھیلیوں کو بھی چھپالیں۔

۳) خواتین کا ممیز بچوں سے حجاب:

خواتین پر واجب ہے کہ وہ ایسے بچوں سے بھی چہرہ اور کلائیوں تک ہتھیلیوں کے علاوہ اپنے تمام جسم کو چھپائیں جو ممیز ہو چکے ہوں یعنی اچھے برے کی تمیز کرنے لگے ہوں خاص طور پر ان

بچوں سے جو بالغ ہونے والے ہوں۔

۴) نماز کی حالت میں حجاب:

اگر نماز کسی ایسی جگہ پڑھی جا رہی ہو جہاں کوئی نامحرم موجود نہ ہو، خواہ وہ جگہ ایسی ہی کیوں نہ ہو جہاں لوگوں کی آمد و رفت کا کوئی امکان تک نہ ہو مثلاً خالی کمرہ ہو اور اندر سے بند ہو، تب بھی خواتین کیلئے جسم کے ان تین حصوں کے علاوہ پورے جسم کا اچھی طرح چھپانا واجب ہے۔

الف: ہتھیلیاں کلائیوں تک

ب: چہرہ کا فقط اتنا حصہ جس کا دھونا وضو میں واجب ہے

ج: پیروں کے تلوے اور ٹخنے تک اوپر کا حصہ

خواتین کیلئے جسم کے ان حصوں کا کھلا رکھنا بھی فقط اسی وقت جائز ہے جب تک کوئی مرد اس کی طرف قصد لذت و شہوت کی نظر سے نہ دیکھ رہا ہو۔

عام حالات میں عورت کے لباس کی شرائط:

اسلام نے خواتین کیلئے عام حالات میں بھی لباس کی کچھ شرطیں عائد کی ہیں جن پر عمل ضروری ہے اور ان پر عمل کرنے سے اللہ جل جلالہ کی خوشنودی اور ابدی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

یہاں ہم ان میں سے کچھ شرطوں کا ذکر کر رہے ہیں جو یہ ہیں:

۱) نازک اور بدن نما نہ ہو:

بدن نما، لمبے جوراب (جو شلوار کی جگہ بعض خواتین پہنتی ہیں) پردہ کیلئے کافی نہیں اور پاؤں کو نامحرم کے سامنے چھپانا ضروری ہے۔

قال علی علیہ السلام: عَلَيْكُمْ بِالصَّفِيقِ مِنَ الثِّيَابِ فَإِنَّ مَنْ رَقَّ ثَوْبُهُ رَقَّ دِينُه

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: "تم لوگوں پر (نامحرم کے سامنے) موٹے کپڑے سے استفادہ کرنا ضروری ہے، کیونکہ جس کا لباس (نامحرم کے سامنے) نازک ہو اس کا دین بھی سست اور کمزور پڑ

جاتا ہے"۔(وسائل الشیعہ، ج ۴، ص ۳۸۹)

ان اسما بنت ابی بکر دخلت علیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و علیها ثیاب رقاق، فاعرض عنها رسول اللہ وقال یا اسماء ان المراۃ اذا بلغت المحیض لم یصلح ان یری منها الا هذا و اشار الی وجهه و کفیه

اسماء بنت ابی بکر، پیغمبرؐ کے سامنے اس حالت میں وارد ہوئیں کہ نازک لباس پہنی ہوئی تھی۔ جب پیغمبرؐ کی نظر اس پر پڑی تو فوراً منہ موڑ لیا، فرمایا: اے اسماء! عورت جب حد بلوغ تک پہنچتی ہے تو آپؐ نے ہاتھوں اور چہرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا بہتر نہیں ہے کہ ان چہرے اور ہاتھوں (کلائیوں تک) کے علاوہ کچھ اور نظر آئے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یظهر فی آخر الزمان و اقتراب الساعة وهو شر الازمنة کاشفات عاریات متبرّجات من الدین خارجات فی الفتن داخلات، مائلات الی الشهوات مسرعات الی اللذات، مستحلات المحرمات فی جهنم خالدات۔

پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: آخر الزمان میں ایسی عورتیں آئیں گی جو لباس پہنے بھی ہونگی اور برہنہ بھی، اپنے زیورات آشکار کئے، فتنوں میں داخل ہونگی، شہوتوں اور لذتوں میں ڈوبے جائیں گی، اللہ تعالیٰ کے حرام کو حلال جانیں گی اور اللہ تعالیٰ کی جہنم میں ہمیشہ کیلئے رہیں گی۔

۲) غصبی نہ ہو:

یعنی جو کپڑے پہنے جائیں وہ اپنے ذاتی مال سے خریدے گئے ہوں یا کسی ایسے شخص کی ملکیت ہوں جو پہننے والے کیلئے ان کے استعمال پر راضی ہو۔ اس لیے اگر کوئی لباس ایسا ہو جسے خریدنے کے بعد اس کے پیسے نہ دیئے گئے ہوں اور بیچنے والا قرض پر راضی نہ ہو، یا خریدنے والا پیسے نہ دینے کا ارادہ رکھتا ہو، خواہ اس نے بیچنے والے سے کہہ دیا ہو کہ پیسے ادھار ہیں اور بعد میں دے دوں گا۔ یا ایسے پیسوں سے خریدا ہو جن پر خمس واجب ہو چکا ہو لیکن ادا نہ کیا گیا ہو، یا کسی ایسی رقم سے خریدا ہو جو چرائی ہوئی، یا لوٹی ہوئی یا چھینی ہوئی ہو، یا خود لباس ہی چرایا ہو یا چھینا ہوا ہو۔ تو

ان تمام اقسام کا لباس یا کپڑے غصبی لباس کے حکم میں آئیں گے اور اس طرح کے کپڑوں کا پہننا حرام ہو گا۔

واضح رہے کہ یہ شرط فقط خواتین سے مخصوص نہیں بلکہ مردوں کیلئے بھی ہے۔

سوال: میں ایک فقیر لڑکی ہوں، مالی فقر کی وجہ سے میرے والد میرے لئے لباس بنوانے پر قادر نہیں اور جو آمدنی ہے سوائے کھانے پینے اور بعض ضروری مخارج کے پوری نہیں ہو سکتی لہٰذا میں دوسروں سے کپڑے لیتی ہوں، مثلاً میری بہن اپنے کپڑے مجھے دیتی ہے جو اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر مجھے دیتی ہے کیا ان کپڑوں میں نماز پڑھنا صحیح ہے؟

جواب: اگر کپڑے یا لباس، مالک کی رضایت سے دیئے جاتے ہیں تو اسے پہن سکتے ہیں اور آپ کی نماز صحیح ہے (مختصر یہ کہ راضی ہونا شرط ہے نہ اجازت)۔

۳) لباس شہرت نہ ہو:

احتیاط واجب یہ ہے کہ انسان لباس شہرت نہ پہنے۔ لباس شہرت سے مراد ایسے کپڑے یا لباس ہے جو معاشرے میں عام طور پر رائج نہ ہو اور جس کا پہننے والا معاشرے میں اجنبی محسوس ہو، یا اس لباس کے سبب لوگوں کی توجہ کا مرکز بنے گویا ایسے فیشن کا لباس جو معاشرے میں عام طور پر رائج نہ ہو پہننا حرام ہے۔ اس شرط میں بھی عورت، مرد مساوی ہیں۔

۴) مردانہ نہ ہو:

احتیاط واجب ہے کہ مرد زنانہ اور خواتین مردانہ لباس نہ پہنیں۔

مردانہ لباس سے مراد مردوں کا مخصوص لباس ہے لیکن ایسا لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے جو معاشرے میں مردوں اور عورتوں کے درمیان مشترک طور پر رائج ہو۔

۵) بھڑکیلا لباس:

سوال: اسلام نے عورتوں کیلئے پردہ کی کیا حد مقرر کی ہے؟ اور کیا پردے کی خاطر موٹے دوپٹہ، ڈھیلے جمپر اور شلوار یا پینٹ پہننا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: خواتین کیلئے واجب ہے کہ وہ کلائیوں تک ہتھیلیاں اور چہرہ کے اس مختصر حصہ کے علاوہ جو وضو میں دھویا جاتا ہے اپنا تمام بدن حتیٰ کہ بالوں تک کو نامحرم افراد سے چھپائیں۔اور اگر اس لباس یعنی موٹے دوپٹہ، ڈھیلے جمپر اور شلوار یا پینٹ سے یہ مقصد حاصل ہو جائے (یعنی بدن، بدن کے ابھار اور بال اور آرائش چھپ جائے) تو اسے پہن کر نامحرموں کے سامنے آنے میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ بہتر ہے کہ چادر یا برقعہ پہن لیا جائے۔نیز اگر فقط کرتے شلوار، دوپٹہ، جمپر شلوار اور دوپٹے وغیرہ پر اکتفا کیا جائے تو وہ بھڑکیلا، پرکشش اور جالب توجہ نہ ہو۔

ضروری ہدایات:

عام طور سے ہمارے معاشرے میں چونکہ شرعی احکام سے لوگ زیادہ آگاہ نہیں ہیں اس لیے معاشرے میں جو پردہ رائج ہے، اسلامی احکام کے بجائے معاشرتی و خاندانی رسم و رواج کا پابند ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ معاشرہ کے ہر طبقہ کے افراد، ان احکام کا مطالعہ کرکے انہیں سمجھیں اور انہی کو اپنی گھریلو، خاندانی اور معاشرتی زندگی میں رائج کریں اور یہ کوئی مشکل کام نہیں فقط سمجھ کر دانشمندی سے عمل کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے بغیر ہر کام مشکل ہوتا ہے البتہ اس سلسلہ میں دو نکتوں کی طرف توجہ ضروری ہے۔

الف: ایک یہ کہ بعض فقہاء کے نزدیک خواتین کیلئے چہرہ چھپانا بھی واجب ہے اور بعض فقہا نے چہرہ چھپانا واجب قرار نہیں دیا ہے لیکن جن فقہاء کے نزدیک چہرہ چھپانا واجب نہیں ہے وہ بھی اس بات کی تاکید کرتے ہیں کہ اگر فساد کا اندیشہ ہو یعنی ایسے نامحرم افراد کا سامنا ہو جو اس کے چہرہ پر لذت کی نگاہ، بری اور للچائی ہوئی نظریں ڈالتے ہوں یا اسے خود اپنے لیے یہ اندیشہ ہو کہ اگر وہ چہرہ نہیں چھپائے گی تو وہ خود کسی برائی کا شکار ہوگی تو ان صورتوں میں اس کیلئے چہرہ چھپانا واجب ہے خواہ ایسے نامحرم اور ایسا اندیشہ عزیزوں اور گھریلو خاندانی ماحول میں ہو یا بازاروں یا سڑکوں پر ہو۔

ب: چہرہ اور ہاتھوں کا چھپانا تمام فقہاء کے نزدیک بالاتفاق ایک مستحب اور پسندیدہ عمل ہے

اور احادیث میں اس کی بہت زیادہ تاکید آئی ہے اس لیے، جو خواتین تھوڑی بہت سختی جھیل کر یہ عمل انجام دے سکتی ہیں انہیں ضرور ایسا کرنا چاہیے کیونکہ یہ خود ان کیلئے بھی مفید ہے اور معاشرہ کیلئے بھی۔

ج: جو خواتین کسی جسمانی کمزوری یا طبی (میڈیکل) سبب سے چہرہ چھپانے (نقاب لگانے) سے قاصر ہیں ان کیلئے دونوں صورتوں میں چہرہ چھپانا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر ان کو چہرہ چھپانے سے ضرر کا اندیشہ ہو تو بعض حالات میں ان کیلئے چہرہ چھپانا حرام بھی ہو جاتا ہے۔

حجاب سے متعلق چند سوالات اور ان کے جوابات:

سوال: کیا خدا عورتوں کیلئے نامحرم ہے کہ عورت اگر ایسے کمرہ میں بھی نماز پڑھے جہاں لوگوں کی آمد و رفت نہ ہو تب بھی وہ پورا جسم چھپائے؟

جواب: ۱) ایک تو یہ کہ خدا کے تمام احکام کے فلسفے اور حکمتیں ہمارے لیے واضح اور روشن نہیں ہیں۔

۲) دوسرے یہ کہ شاید اس حکم میں ان دونوں میں سے کوئی ایک مصلحت پوشیدہ ہو۔

الف: خواتین کے پردہ کی یہ حالت خدا کے نزدیک بہترین حالت ہے۔ اس لیے خداوند عالم کا حکم ہے کہ وہ اسی پردہ کی حالت میں (جو اس کے نزدیک عورت کیلئے بہترین حالت ہے) اس کے حضور عبادت کریں۔

ب: یا یہ کہ یہ عمل خواتین کیلئے پردہ کی بہترین مشق ہے کیونکہ جب خواتین ایسی جگہوں پر بھی جہاں کوئی نامحرم نہ ہو اپنے جسم کو اس طرح چھپائے رکھیں گی تو وہ ان مقامات پر خود کو اس سے بھی اچھے انداز سے چھپا سکیں گی جہاں نامحرم موجود ہوں۔

سوال: کیا نماز میں حجاب اسلامی کی جن حدود کی رعایت عورتیں کرتی ہیں، وہی ہونی چاہئیں جن کا خیال نامحرم کے سامنے رکھنا ضروری ہے مثلاً ایسی چادر کا اوڑھنا جس سے انسان کا بدن روشنی میں نظر آتا ہو اشکال رکھتا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر حجاب اور ساتر (پردہ) اس طرح سے ہو کہ بدن نظر آتا ہو تو کافی نہیں۔

سوال: کیا نماز میں عورت کو اپنا بدن اس طرح سے چھپانا چاہیے کہ بدن کسی طرف سے نظر نہ آئے؟

جواب: بدن کو تمام اطراف سے چھپانا چاہیے مگر وہ جگہیں جو صرف نیچے کی طرف سے نظر آ سکتیں ہوں، مثال کے طور پر: اگر عورت، بغیر مقنعہ (باریک چادر جو عورتیں پردہ کیلئے سر پر یا چہرہ پر ڈالتی ہیں) کے ساتھ نماز پڑھے اور اپنی چادر اس طرح چہرے پر ڈالے کہ اس کی گردن نظر نہ آئے، اگر چہ رکوع میں ممکن ہے نیچے سے نظر آئے تو اشکال نہیں رکھتا مگر یہ کہ نیچے سے کوئی دیکھ رہا ہو یا ایسی جگہ کھڑی ہو کہ ممکن ہے کہ کوئی اسے دیکھ لے، اس صورت میں نیچے کی طرف سے بھی اسے چھپانا چاہیے۔

سوال: اگر کوئی عورت پردہ دار لباس کے ساتھ جیسے کھلے ڈھیلے گاؤن اور شلوار اور بڑا مقنعہ کے ساتھ نماز پڑھے تو نماز صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: اشکال نہیں ہے۔

سوال: اگر کوئی عورت گھر میں موٹی اور لمبی چادر اوڑھے لیکن چادر کے نیچے بغیر آستین اور جراب کے ہو کیا اس کی نماز باطل ہے یا نہیں؟

جواب: نماز باطل نہیں ہے۔

سوال: اگر عورت کو نماز میں معلوم ہو کہ اس کے بدن کا کچھ حصہ جن کا چھپانا لازمی تھا برہنہ ہے تو اس کی شرعی ذمہ داری (فریضہ) کیا ہے؟

جواب: نماز جاری رکھنے کیلئے اس حصہ کو چھپانا چاہیے اور احتیاط مستحب ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھ لے اور اگر اسے بدن کے اس حصے کو ڈھانپنے میں زیادہ وقت لگے تو احتیاط واجب کی بنا پر نماز دوبارہ پڑھے۔

سوال: اگر کچھ عرصہ ایسے لباس میں نماز پڑھی ہے اور بعد میں اسے معلوم ہو کہ حجاب کی مقدار کافی نہیں تھی (حکم نہ جاننے کی وجہ سے) اس کا شرعی وظیفہ کیا ہے؟

جواب: احتیاط واجب کی بنا پر جاہل کیلئے وہی حکم ہے جو اس فرد کیلئے ہے جس نے جان بوجھ کر

بغیر حجاب نماز پڑھی ہو۔

سوال: کیا چہرے کی زینت اور ہاتھ کے زیور آلات کا نماز میں چھپانا جہاں کوئی نامحرم نہیں ضروری ہے؟

جواب: واجب نہیں ہے۔

سوال: جہاں نامحرم قصد لذت وشہوت سے دیکھ رہا ہو یا چہرے اور ہاتھوں میں زینت ہو، اگر چہرے اور ہاتھوں کو نہیں چھپائے اور اس طرح نماز پڑھے تو اس کی نماز کیا حکم رکھتی ہے؟

جواب: اگرچہ اس نے حرام کام انجام دیا ہے لیکن اس کی نماز صحیح ہے۔

سوال: قدیم زمانے سے مساجد میں مرد اور عورتوں کے درمیان پردہ لگایا جاتا ہے اور اب کہتے ہیں کہ عورتوں اور مردوں کے درمیان نماز پڑھتے اور موعظہ کرتے وقت پردہ اور دیوار ہونے کی ضرورت نہیں ہے، اس بارے میں امام خمینیؒ کی کیا رائے ہے؟

جواب: فساد اور برائی نہ ہونے کی صورت میں پردہ لازمی نہیں، جی ہاں! نماز میں، احتیاط یہ ہے کہ عورت مرد سے پیچھے کھڑی ہو جائے مگر اس صورت میں کہ ان کے درمیان کوئی حائل جیسے پردہ ہو۔

سوال: عورت کا ایسی جگہ وضو کرنا جہاں نامحرم اُسے دیکھے، کیا حکم رکھتا ہے؟

جواب: وہاں وضو نہیں کرنا چاہیے، اگرچہ وضو صحیح ہے، لیکن گناہ کا ارتکاب ہوگا۔

حرام اور نامشروع مناظر سے چشم پوشی کے اچھے آثار:

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: النَّظْرَةُ سَهْمٌ مَسْمُومٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ فَمَنْ تَرَكَهَا خَوْفاً مِنَ اللهِ أَعْطَاهُ إِيمَاناً يَجِدُ حَلَاوَتَهُ فِي قَلْبِهِ

"پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: حرام اور نامشروع مناظر دیکھنا شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے، اسے چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اسے ایسا ایمان عطا کرتا ہے جس کی حلاوت وشیرینی وہ اپنے دل میں محسوس کرتا ہے"۔ (مستدرک الوسائل: ج ۱۴، ص ۲۶۹)

قال الصادق علیہ السلام: ان البصر لا یغض عن محارم اللہ الا و قد سبق الی قلبہ مشاھدۃ العصمۃ والجلال

حضرت امام صادقؑ فرماتے ہیں: یقیناانسان کی نگاہیں، نامشروع مناظر دیکھنے سے گریز نہیں کرتیں مگر یہ کہ دل، اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا مشاہدہ کرلے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: کُلُّ عَیْنٍ بَاکِیَۃٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ غَیْرَ ثَلَاثٍ عَیْنٍ سَہِرَتْ فِی سَبِیلِ اللہِ وَعَیْنٍ فَاضَتْ مِنْ خَشْیَۃِ اللہِ وَعَیْنٍ غُضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللہِ

"پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: قیامت کے دن سب آنکھیں گریاں ہونگی مگر تین آنکھیں: پہلی وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئیں، دوسری وہ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزیں دیکھنے سے گریز کرے اور تیسری وہ آنکھ جو رات سے صبح تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہے"۔

(کافی: ج ۲،ص ۱۸۰)

جائز نگاہیں:

۱۔ علاج و معالجہ کے وقت نامحرم کا دیکھنا جائز ہے البتہ اس صورت میں کہ جب کسی ہم جنس تک دسترس نہ ہو۔

۲۔ اضطراری حالت میں جیسے ڈوبنے یا آگ میں جلنے سے بچانا اور اس جیسے دوسروں مواقع پر، ایسی صورتحال میں اگر چھونے کی ضرورت ہوتو بھی جائز ہے۔

۳۔ ممیز بچوں کی طرف بغیر قصد لذت کے دیکھنا۔

نامحرم سے بات چیت کرنا اور نامحرم تک اپنی آواز پہنچانا:

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِی فِی قَلْبِہِ مَرَضٌ وَ قُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا

"تو نرم لہجے میں باتیں نہ کرنا،کہیں وہ شخص لالچ میں نہ پڑ جائے جس کے دل میں بیماری ہے اور معمول کے مطابق باتیں کیا کرو" (سورہ احزاب: ۳۲)

۱۔ نامحرم سے بات کرنا اور اپنی آواز نامحرم تک پہنچانا اگر شوخ و لطیف یا ایسی ہو کہ جس سے فتنہ و گناہ میں پڑنے کا خوف ہو، حرام ہے۔

۲۔ عورت کا نامحرم سے گفتگو کرنا یا اپنی آواز نامحرم تک پہنچانا، اس شرط کے ساتھ کہ شوخ و لطیف انداز نہ ہو اور سننے والے کیلئے گناہ میں مبتلا ہونے کا خوف نہ ہو تو بقدر ضرورت جائز ہے۔

۳۔ عورت کا نامحرم سے حد سے زیادہ باتیں کرنا یا اپنی آواز اس تک پہنچانا اگر چہ گناہ میں مبتلا ہونے کا خدشہ نہ بھی ہو، احتیاط مستحب ہے ترک کیا جائے خاص طور پر اگر عورت جوان ہو۔

۴۔ پیغمبر اسلامؐ عورتوں کو ضرورت کے وقت نامحرم سے پانچ کلمات سے زیادہ بات کرنے کی اجازت نہیں فرماتے ہیں۔

مرد اور عورت کا مخلوط اجتماع:

وَ لَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَ وَجَدَ مِن دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَ أَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ

" اور جب (موسیٰؑ) شہر مدین کے قریب ایک کنویں تک پہنچے، وہاں انہوں نے ایک گروہ کو دیکھا کہ اپنے چوپایوں اور بھیڑوں کو سیراب کر رہے ہیں اور دو عورتوں کو دیکھا کہ مردوں سے دور ایک کنارے پر اپنی بھیڑ بکریوں کو دوسروں میں ملنے سے روک رہی تھیں۔ (موسیٰؑ) ان دو عورتوں کے پاس گئے اور کہا: آپ کیوں کھڑی ہیں اور کیا کام ہے؟ ان دونوں نے جواب دیا (کیونکہ مردوں میں جانا اچھا نہیں سمجھتے) یہاں انتظار کر رہی ہیں تا کہ مرد (اپنی بھیڑ بکریوں کو سیراب کر کے) واپس چلے جائیں (پھر ہم اپنی بھیڑ بکریوں کو سیراب کریں) اور ہمارا باپ بوڑھا ہے۔ (قصص: ۲۳)

۱۔ مرد اور عورتوں کا مخلوط اجتماع مکروہ ہے، مگر یہ کہ عمر رسیدہ ہوں۔

۲۔ سوال: ایک عورت اپنی تعلیم جاری رکھنا چاہتی ہے تا کہ مستقبل میں رزق حلال کمانے

کیلئے کوئی نوکری تلاش کرے لیکن فی الحال تعلیم جاری رکھنے میں نامحرم سے آمنا سامنا کرنا لازمی ہے، مثال کے طور پر مرد کے پاس پڑھے یا یہ کہ مردوں کے ساتھ ایک کلاس میں بیٹھیں، کیا اس طرح تعلیم حاصل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز شعبوں میں تعلیم جاری رکھنا بلا مانع ہے لیکن نامحرم اور غیروں سے پردہ کرنا اور ان کے ساتھ مخلوط ہونے سے بچنا ضروری ہے اور اگر تعلیم جاری رکھنا، اجنبیوں کے ساتھ اختلاط (مخلوط) لازمی ہے اور فعل حرام کے انجام پانے اور دینی مفاسد و برائیوں کا باعث ہے تو چھوڑ دینا چاہیئے۔

۳۔ عورتوں کیلئے گھر میں نماز پڑھنا، بلکہ کوٹھڑی اور اندرونی کمرے میں پڑھنا بہتر ہے لیکن اگر خود کو نامحرم سے محفوظ رکھ سکیں تو مسجد میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔

حضرت امام صادقؑ، امیر المومنینؑ سے نقل فرماتے ہیں، آپؑ نے (عراق کے لوگوں سے) فرمایا: ”اے اہل عراق! مجھے خبر دی گئی ہے کہ تمہاری عورتیں کوچہ و بازار میں مردوں کے ساتھ غیر مناسب اختلاط رکھتی ہیں، کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟ اللہ تعالیٰ بے غیرت انسانوں پر لعنت کرے“۔

۷۔ عورتوں کے مخصوص احکام

نفاس: وہ خون ہے جو بچے کی ولادت کے فوراً بعد عورت دیکھتی ہے۔ اس کی کم سے کم مدت ایک لحظہ اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہو سکتی ہے

حیض: حیض وہ خون ہے جو غالباً ہر مہینے چند دن عورت کے رحم سے خارج ہوتا ہے اور جن دنوں یہ خون عورت کے رحم سے خارج ہوتا ہے یا جن دنوں خواتین یہ خون دیکھتی ہیں ان دنوں میں وہ حائض کہلاتی ہے۔

توضیح: اکثر عورتیں یہ خون ہر مہینے میں کچھ دن دیکھتی ہیں لیکن ممکن ہے کہ بعض خواتین خون حیض ایک مہینے میں دو مرتبہ یا کئی مہینوں میں ایک ہی دفعہ دیکھیں۔

۱) **خون حیض کی نشانیاں:** خون حیض غالباً ان نشانیوں کا حامل ہوتا ہے۔

۱۔ سرخ یا سیاہی مائل سرخ

۲۔ گاڑھا

۳۔ گرم

۴۔ اچھل کر جلن کے ساتھ باہر آئے

۲) **خون حیض کی شرائط:** خون حیض کی شرائط سے مراد ایسی شرطیں ہیں کہ اگر وہ شرطیں موجود ہوں تب ہی وہ خون حیض کہلا سکتا ہے ورنہ وہ خون یا کسی اندرونی زخم کا ہوگا یا استحاضہ کا یا نفاس کا۔ چنانچہ ہر وہ خون جو خواتین دیکھتی ہیں ان میں اگر سات (۷) شرطیں موجود ہوں تو وہ خون، حیض ہوتا ہے اور اگر اس میں ان میں سے کوئی ایک شرط بھی نہ ہو تو وہ خون حیض نہیں ہوگا۔ عام حالات میں وہ سات شرطیں یہ ہیں۔

۱۔ بلوغ: اگر قمری حساب سے لڑکی کی عمر پورے نو سال ہو چکی ہو اور وہ خون دیکھے تو وہ خون حیض ہوگا لیکن وہ خون جو لڑکی نو سال مکمل ہونے سے پہلے دیکھے تو، خواہ اس میں حیض کے خون کی تمام صفتیں اور نشانیاں موجود ہوں پھر بھی وہ خون حیض کے بجائے استحاضہ شمار ہوگا۔

۲۔ یائسگی سے پہلے خون دیکھنا: سید خواتین ساٹھ (۶۰) سال اور غیر سید خواتین پچاس (۵۰) سال کے بعد یائسہ ہو جاتی ہیں۔ اس لیے اگر خواتین یائسگی کی حد تک پہنچنے کے بعد بھی خون دیکھیں تو وہ خون حیض نہیں بلکہ استحاضہ شمار ہوگا۔

۳۔ حد اقلتین روز: یعنی خون آنے کی مدت تین دن سے کم نہ ہو چنانچہ اگر کسی عورت کو تین دن سے کم خون آئے تو خواہ ایک گھنٹہ ہی کم کیوں نہ ہو وہ خون حیض نہیں ہوگا البتہ دنوں کے حساب کیلئے ضروری نہیں ہے کہ پہلے دن صبح صادق ہی سے خون آنا شروع ہو جائے بلکہ اگر پہلے دن وسط روز یعنی دو پہر سے خون آنا شروع ہو اور چوتھے دن بھی وسط روز یعنی دو پہر تک خون آئے تو کافی ہے۔ گویا دنوں کا شمار اس وقت سے شروع ہوگا جس وقت سے خون آنا شروع ہوا البتہ توجہ رہے کہ معیار

تین دن ہے کہ تین دن اور تین راتیں اس لیے اگر خون تین دن اور تین راتیں دکھائی دے تو کافی ہوگا اور اس کے حیض ہونے کیلئے مدت کی شرط پوری ہو جائے گی نیز دن سے مراد طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے

سوال: بعض خواتین حج کے دوران اپنی ماہانہ عادت کو روکنے کیلئے گولیاں استعمال کرتی ہیں لیکن گولیاں کھانے کے باوجود خون آجاتا ہے اور وہ خواتین اس خون کو انجکشن کے ذریعہ روکتی ہیں۔اس صورت میں کیا وہ خون حیض سے پاک ہو جاتی ہیں اور مسجد الحرام میں داخل ہو سکتی ہیں نیز طواف و نماز بجالا سکتی ہیں؟

جواب: کوئی بھی خون اگر تین دن مسلسل نہ آئے تو وہ حیض شمار نہیں ہوگا اور اس صورت میں نماز و روزہ نیز مسجد الحرام میں داخلہ وطواف وغیرہ درست ہے البتہ اس پر استحاضہ کا حکم لگے گا اور یہ خون دیکھنے والی عورت استحاضہ کے احکام پر عمل کرتے ہوئے اپنی عبادات بجالائے گی۔

۴۔حدِ اکثر دس دن: خون حیض کی ایک شرط یہ ہے کہ وہ دس دن سے زیادہ نہ آئے چنانچہ اگر کوئی خاتون دس دن سے زیادہ خون دیکھے تو (مفصل احکام کے مطابق یا دس دن کے بعد والا خون یا اس کی ماہانہ عادت سے زائد دنوں والا خون) یہ خون استحاضہ شمار ہوگا۔

۵۔خون کا متواتر آنا: خون کا متواتر یعنی پے در پے آنا۔اگر خواتین تین دن متواتر خون دیکھیں تو یہ خون حیض ہے اور اس پر حیض کے تمام احکام جاری ہونگے۔لیکن اگر کوئی عورت دس دن کے اندر، تین دن ایسا خون دیکھے جو حیض کی علامتیں اور صفات رکھتا ہو، مگر پے در پے نہ ہو، یعنی پہلے، پانچویں اور آٹھویں روز، ایسا خون دیکھے جس میں حیض کی علامتیں ہوں تو بنا بر احتیاط مستحب جن دنوں وہ ایسا خون دیکھے ان دنوں اس کیلئے لازم ہے کہ وہ مستحاضہ کے اعمال بجالائے اور حائض کے اعمال ترک کرے یعنی وہ نماز و روزہ مستحاضہ کے احکام کے مطابق بجالائے اور وہ چیزیں جو حائض پر حرام ہیں مثلاً مسجد الحرام میں داخل ہونا، مسجد میں ٹھہرنا، قرآنی آیات کو ہاتھ لگانا وغیرہ کو ترک کردے نیز جن ایام میں پاک ہے ان دنوں میں وہ پاک عورتوں کے اعمال بجالائے اور حائض

کے اعمال ترک کردے۔

۶۔خون، تین دن مسلسل آئے: ضروری ہے کہ خون تین دن مسلسل دکھائی دے البتہ ضروری نہیں کہ تینوں دنوں میں پوری مدت خون باہر نکلتا رہے بلکہ اگر خون اندام نہانی میں موجود رہے تب بھی کافی ہے چنانچہ اگر تین دنوں میں کچھ عرصہ کیلئے پاک ہو اور پاک رہنے کی مدت اتنی کم ہو کہ کہیں کہ پورے تین دن فرج (اندام نہانی) میں خون تھا تب بھی حیض ہوگا۔

۷۔دو عادتوں کا درمیانی فاصلہ دس دن سے کم نہ ہو: ضروری ہے کہ دو حیض یا دو عادتوں کا درمیانی فاصلہ کم از کم دس دن ہو یعنی اگر پہلے حیض کے بعد دس دن نہ گزرے ہوں اور کوئی عورت دو بار خون دیکھے تو یہ خون حیض نہیں ہوگا۔

یاد دہانی: حاملہ عورت کہ جس کے پیٹ میں بچہ ہو اور مرضعہ جو عورت بچہ کو دودھ پلا رہی ہو کو بھی خون حیض دکھائی دے سکتا ہے۔

۳) حائض خواتین کی قسمیں:

۱۔ جن کی عادت معین ہو

الف: وقتیہ وعددیہ   ب: وقتیہ   ج: عددیہ

۲۔ جن کی عادت معین نہ ہو

الف: مبتدۂ   ب: مضطربہ یا متحیرہ   ج: ناسیہ

الف: مبتدۂ: جو عورت پہلی مرتبہ حیض کا خون دیکھے "مبتدۂ" یعنی شروع کرنے والی کہلاتی ہے۔

ب: مضطربہ: وہ عورت جو چند ماہ حیض کا خون دیکھے، مگر اس کی عادت معین نہ ہو یعنی ہر دفعہ خون آنے کے سلسلہ میں نہ تو دنوں کی تعداد یکساں ہو اور نہ ہی تاریخیں ایک جیسی ہوں یا اس کی گزشتہ عادت بدل گئی ہو اور اب نئی عادت نہ بنی ہو تو وہ عورت مضطربہ یا متحیریہ کہلاتی ہے۔

ج: ناسیہ: وہ عورت جو اپنی عادت بھول چکی ہو" ناسیہ" کہلاتی ہے۔

د: وقتیہ وعددیہ: وہ عورت جسے دو مہینے برابر ایک معین وقت یا تاریخ میں حیض کا خون آئے اور دونوں مہینوں میں خون آنے کے دنوں کی تعداد بھی برابر ہو، وقتیہ وعددیہ کہلاتی ہے۔ مثلاً یہ کہ اسے ہر مہینے پے در پے مہینے کی پہلی تاریخ سے لے کر ساتویں تاریخ تک خون حیض آتا رہا ہو۔

ھ: وقتیہ: وہ عورت جس نے دو مہینے متواتر ایک معین وقت میں خون دیکھا ہو لیکن دو مہینوں کے دنوں کی تعداد برابر نہ ہو وقتیہ کہلاتی ہے، مثلاً اسے دو مہینے برابر پہلی تاریخ سے خون آنا شروع ہوا ہو لیکن ایک مہینے ساتویں تاریخ کو اور دوسرے مہینے آٹھویں تاریخ کو خون بند ہوا ہو۔

ر: عددیہ: وہ عورت جس کے حیض کے دنوں کی تعداد تو دونوں مہینوں میں ایک جیسی رہی ہو لیکن دونوں مہینوں میں خون دیکھنے کا وقت ایک نہ ہو عددیہ کہلاتی ہے۔ مثلاً پہلے مہینے میں اسے پانچویں سے دسویں تاریخ تک خون آتا رہا اور دوسرے مہینے بارہویں سے سترہویں تاریخ تک آتا ہو۔

یاد دہانی: وہ خواتین جو عادت" وقتیہ وعددیہ" یا عادت" عددیہ" یا عادت" وقتیہ" رکھتی ہیں۔ ان کے مسائل تفصیل کے ساتھ توضیح المسائل میں درج ہیں۔ محترم بہنیں ان تفصیلات کیلئے توضیح المسائل کا مطالعہ ضرور کریں۔

۴) عورت کیلئے عادت کے ثابت ہونے کا معیار کیا ہے؟

ایک خاتون کو یہ کیسے معلوم ہو کہ خون حیض آنے کی عادت کس قسم کی ہے۔ وہ خواتین جو غیر معین عادت رکھتی ہیں، اگر دو مرتبہ مسلسل یکے بعد دیگرے ایک ہی طرح یعنی معین دنوں میں مثلاً رمضان وشوال میں پہلی تاریخ سے تین یا پانچ تک، یا محرم وصفر کے دونوں مہینوں میں ہر مہینے پانچ دن خون دیکھیں تو یہ معین عادت رکھنے والی خواتین کے زمرے میں شامل ہو جائیں گی۔

اسی طرح، جو خواتین معین عادت رکھتی ہیں اگر وہ دو مرتبہ مسلسل یکے بعد دیگرے اپنی پہلی عادت کے برخلاف خون دیکھیں اور یہ خون ایک ہی جیسے تاریخوں یا برابر کے دنوں میں نہ آئے تو وہ غیر معین عادت رکھنے والی خواتین کے زمرے میں آجائیں گی۔ مختصراً طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ حیض

کی عادت ثابت ہونے کی بنیاد اور معیار یہ ہے کہ کوئی خاتون دو مرتبہ یکے بعد دیگرے عدد، وقت یا دنوں کے لحاظ سے ایک ہی انداز سے خون دیکھے۔اسی طرح پہلی عادت اس وقت زائل ہو جائے گی جب کوئی خاتون دو مرتبہ یکے بعد دیگرے اپنی عادت کے برخلاف خون دیکھے۔

۵) حیض کی تشخیص کا ملاک یا بنیاد

ا۔ شروع میں حیض کی تشخیص کی بنیاد:

الف: یہ پہچاننے کیلئے کہ یہ خون حیض ہے یا نہیں یہ دیکھنا پڑے گا کہ عادت وقتیہ کیا ہے چنانچہ اگر خون عادت کے دنوں میں یا عادت کے دنوں سے ایک دو دن پہلے نظر آئے تو ایسے موقع پر خون دیکھتے ہی اسے حیض قرار دے دیا جائے گا خواہ اس میں حیض کی کوئی بھی نشانی نہ پائی جاتی ہو۔

ب: اگر کوئی خاتون عادت وقتیہ نہ رکھتی ہو (یعنی دوسری چار قسموں عددیہ، مبتدہ، مضطربہ، ناسیہ) میں سے ہو تو ایسی صورت میں وہ جب بھی خون دیکھے گی اسے حیض کی علامتوں پر توجہ دینا ہوگی۔اگر اس خون میں حیض کی علامتیں پائی جاتی ہوں گی تو اسے حیض قرار دے گی اور اگر اس میں حیض کی علامتیں نہیں ہونگی تو اسے تین دن تک استحاضہ وحیض کے احکام میں جمع کرنا ہوگا یعنی اسے وہ تمام کام انجام دینا ہونگے جو مستحاضہ کو انجام دینا چاہیے اور ان تمام کاموں سے پرہیز کرنا ہوگا جو حائض پر حرام ہیں چنانچہ اگر خون تین دن یا اس سے زیادہ جاری رہے تو اسے حیض قرار دیدے گی۔

۲۔اگر خون دسویں دن ختم ہو تو اس کی تشخیص کی بنیاد:

اگر خون دسویں دن ختم ہو جائے تو حیض ہے اور اس میں حائض کی چھ قسموں کے درمیان حکم میں کوئی فرق نہیں ہے یعنی سب کا حکم ایک ہی ہے۔البتہ حضرت امام خمینیؒ کا فتویٰ یہ ہے کہ جو خواتین معین عادت رکھتی ہوں اور وہ اپنی عادت کے دنوں سے زیادہ خون دیکھیں ان کیلئے ضروری ہے کہ وہ بنابر احتیاط واجب فقط ایک دن عبادت کو ترک کریں اور ایک دن کے بعد دسویں دن تک احتیاط مستحب کے طور پر مستحاضہ کے احکام پر عمل کریں اور حائض کے احکام کو ترک کردیں یعنی جو اعمال حائض کیلئے حرام ہیں انہیں ترک کریں۔اب اگر خون دسویں دن بند ہو جائے تو پورا

حیض تھا اور اگر خون دسویں دن سے زیادہ آئے تو عادت والا خون حیض اور بقیہ استحاضہ ہے نیز انہوں نے اپنی عادت کے بعد ایک دن کی جو عبادت ترک کی تھی بنا بر احتیاط واجب وہ اس عبادت کی قضا بجالائیں۔

سوال: ایک خاتون کی ماہانہ عادت پانچ دن تھی۔ رمضان میں اس نے اپنی عادت کے مطابق پانچویں دن غسل کیا اور عبادت انجام دی اور چھٹے روز روزہ رکھا لیکن ساتویں دن پھر اس نے خون کی نشانی دیکھی تو اب ان دو دنوں یعنی پانچویں اور چھٹے دن میں اس کی نماز اور روزہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں دونوں دن حیض کا حکم رکھتے ہیں لہٰذا وہ ان دونوں دنوں کا روزہ قضا بجالائے اور ان دنوں کی نماز اس پر ساقط ہے۔

۴،۳۔ عادت وقتیہ وعددیہ یا عادت عددیہ والی خاتون کو اگر دس دن سے زیادہ خون آئے تو خون کے اختتام پر حیض کی تشخیص کا طریقہ کار:

اگر خاتون عادت وقتیہ وعددیہ یا فقط عادت عددیہ رکھتی ہو اور اسے دس دن سے زیادہ خون آئے تو اس کی عادت کے دن والا خون حیض اور بقیہ استحاضہ ہوگا خواہ خون کی زیادتی ایام عادت سے پہلے ہو یا بعد میں ہو۔

یاد دہانی: جو خاتون عادت عددیہ رکھتی ہو تو اس کا خون اگر دس دن سے زیادہ آئے تو اسے حیض کا دن معین کرنے کیلئے اپنی عادت کے ایام کی طرف اور اس کے زمانہ کے تعین کیلئے حیض کی صفتوں کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ مثال کے طور پر اگر وہ بارہ دن خون دیکھے اور اس کی عادت چھ دن ہو نیز اس کے خون میں تیسرے دن حیض کی صفتیں اجاگر ہوں تو اسے تیسرے دن سے نویں دن تک حیض اور پہلے دو دن اور بعد کے باقی دن استحاضہ قرار دینا ہونگے لیکن اگر تمام ایام میں کسی دن بھی خون میں حیض کی صفات نظر نہ آئی ہوں یا تمام ایام میں خون حیض کی صفتیں موجود رہی ہوں تو ایسے

میں زمان حیض کے تعین کیلئے پہلے دن سے حساب کرنا ہوگا البتہ اگر خون صفات حیض کا حامل ہو لیکن دن اس کی عادت کے دنوں سے زیادہ ہوں تو اسے فقط ان ہی دنوں کو حیض قرار دینا ہوگا جو اس کی عادت کے برابر ہوں لیکن اگر وہ دن جن میں خون صفات کا حامل رہا ہو اس کی عادت کے دنوں سے کم ہوں تو بھی اپنی عادت کے برابر دنوں کو حیض قرار دے خواہ ان دنوں کے خون میں حیض کی نشانیاں نہ پائی جاتی ہوں۔

۵،۶،۷۔ مبتدۂ یا مضطربہ یا عادت وقتیہ والی خاتون اگر دس دن سے زیادہ خون دیکھے تو خون کے اختتام پر حیض کی تشخیص کا طریقہ کار:

جو خواتین مبتدۂ یا مضطربہ ہوں یا عادت وقتیہ رکھتی ہوں اور دس دن سے زیادہ خون دیکھیں تو ان کیلئے ضروری ہے کہ خون کی صفتوں اور علامتوں کو دیکھیں اور جتنے دن کا خون صفات و علامات حیض رکھتا ہو ان کو حیض اور باقی دنوں کو استحاضہ قرار دیں۔لیکن اگر تمام دنوں کا خون علامات حیض رکھتا ہو تو وہ اپنی رشتہ دار خواتین کی طرف رجوع کریں اور ان کی عادت کے دنوں کو اپنا معیار قرار دے کر اتنے دنوں کو حیض اور باقی دنوں کو استحاضۃ قرار دیں لیکن اگر ان کی رشتہ دار خواتین کی عادتیں مختلف ہوں تو سات دن کو حیض اور باقی دنوں کو استحاضۃ قرار دیں البتہ مضطربہ کیلئے حضرت امام خمینیؒ نے فرمایا ہے کہ وہ اپنی رشتہ دار خواتین سے رجوع کریں اور اگر رشتہ دار خواتین کی عادت سات دن پر متفق (ایک ہو) ہو تب تو وہ سات دنوں کو حیض اور باقی دنوں کو استحاضہ قرار دیں۔اگر رشتہ دار خواتین کی عادت متفق ہو لیکن سات دن سے کم یا زیادہ ہو تو وہ ان سات دنوں سے کمی یا زیادتی کے دنوں میں استحاضہ کے اعمال انجام دے اور حائض کے اعمال ترک کردے۔

۸۔دس دن سے زیادہ خون کی صورت میں خون کے اختتام پر" ناسیہ" کیلئے حیض کی تشخیص کا طریقہ کار:

ناسیہ کیلئے ضروری ہے کہ پہلے تو وہ خون کی صفات وعلائم پر غور کرے اور جتنے دن خون میں حیض کی علامتیں ملیں اتنے دن کو حیض قرار دے لیکن اگر تمام ایام میں خون حیض کی نشانیوں اور

علامتوں کا حامل ہو تو پھر سات دن والی روایات پر عمل کرے یعنی سات دن کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔

یاد دہانی:

سوال: جس عورت کے ایام ماہواری میں دس سے بیس دن تک تاخیر ہو جائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ وہ حاملہ ہے یا نہیں؟ تو کیا وہ ایام ماہواری کے مخصوص انجکشنوں کے ذریعہ حائض ہو سکتی ہے؟

جواب: اگر اسے رحم میں نطفہ کے انعقاد کا یقین نہ ہو تو ماہانہ عادت کی تنظیم کیلئے ڈاکٹر سے رجوع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

٦) خون حیض بند ہونے کے بعد عورت کا فریضہ:

اگر خون حیض دس دن سے پہلے بند ہو جائے تو اس کی چند صورتیں ہیں جن میں سے ہر ایک کو اس کے حکم کے ساتھ بیان کیا جائے گا۔

الف: وہ جانتی ہو کہ پاک ہوگئی ہے اور اندر (یعنی اندام نہانی یا فرج کے اندر) بھی خون حیض موجود نہیں ہے اور دس دن سے پہلے مزید خون نہیں دیکھے گی تو ایسی صورت میں وہ غسل کر کے نماز پڑھے۔

ب: اگر اسے پاک ہونے اور اندر خون کے موجود نہ ہونے کا علم نہ ہو تو ایسی صورت میں اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ استبراء کرے یعنی اندام نہانی میں روئی رکھ کر کچھ عرصہ صبر کرے پھر نکالے ایسی صورت میں یا تو روئی صاف نکلے گی یا خون آلودہ، اگر روئی صاف نکلے تو دو صورتیں سامنے آئیں گی یا تو وہ ہمیشہ دس دن سے پہلے خون دیکھتی رہی ہے یا نہیں، پہلی صورت میں اسے پاک خواتین کے انجام دیئے جانے والے اعمال اور حائض خواتین کے ترک کیے جانے والے اعمال کے درمیان جمع کرنا ہوگا یعنی اسے نماز و روزہ بجالانا ہوگا لیکن مسجد میں توقف، قرآن کے الفاظ کو مس کرنے وغیرہ سے رکنا پڑے گا۔

دوسری صورت میں اسے غسل کر کے نماز پڑھنا ہوگی گویا وہ پاک ہوجائے گی اور اگر استبراء کی روئی خون آلودہ نکلے تب بھی دوصورتیں سامنے آئیں گی۔ یعنی یا تو وہ عادت معین رکھتی ہو یا نہیں۔ اگر وہ عادت معین نہ رکھتی ہو تو اسے اس حد تک صبر کرنا ہوگا کہ یا تو پاک ہوجائے یا دس دن گزر جائیں۔ البتہ دس روز اس کیلئے ہیں جو یا معین عادت نہ رکھتی ہو یا اس کی عادت ہی دس دن ہو اور اگر وہ عادت معین رکھتی ہو اور اس کی یہ عادت دس دن سے کم ہو تو ایسی صورتحال میں اس کو تین حالات پیش آئیں گے جن کی تفصیل یہ ہے:

الف: وہ جانتی ہوگی کہ یہ خون یقیناً دسویں دن ختم ہوجائے گا، اس صورت میں اسے خون بند ہونے تک صبر کرنا ہوگا۔

ب: وہ جانتی ہوگی کہ یہ خون دس دن سے زیادہ جاری رہے گا اس صورت میں وہ اپنی عادت کے دنوں کو حیض اور اس سے زیادہ دنوں کو استحاضہ قرار دے گی۔

ج: اسے اس بات کا احتمال ہو کہ خون دس دن تک نہیں رکے گا ایسی صورت میں حضرت امام خمینیؒ فرماتے ہیں کہ: اسے چاہیے کہ اپنی عادت کے دنوں کے بعد ایک یا دو دن استظہار کرے یعنی ایک یا دو دن عبادت یعنی نماز و روزہ وغیرہ ترک رکھے تاکہ کیفیت واضح ہوجائے۔ پھر اگر خون دسویں دن تک رک جائے تو تمام دنوں کو حیض قرار دے اور اگر خون دسویں دن تک نہ رکے تو اپنی عادت کے دنوں کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔ نیز استظہار کی خاطر جن دنوں عبادت ترک کی تھی ان دنوں کو قضا بجالائے۔

۷) حائض کے دیگر احکام:

الف: محرمات: وہ کام جن کا انجام دینا حائض کیلئے حرام ہے

۱۔ وہ تمام عبادتیں جن کا وضو، غسل یا تیمم کے ساتھ بجالانا ضروری ہے حائض پر حرام ہیں جیسے نماز، روزہ، طواف، اعتکاف، مگر نماز میت پڑھ سکتی ہے کیونکہ اس کیلئے طہارت ضروری نہیں ہے البتہ عادت کے دنوں میں جن نمازوں اور روزوں کو چھوڑے گی ان میں سے روزوں کی قضا

بجالانا واجب ہے جبکہ نمازوں کی قضا نہیں ہے۔

۲۔ بدن کے کسی بھی حصہ کو اسمائے الٰہی، قرآن کے الفاظ یا پیغمبر اسلامؐ و آئمہ اطہارؑ اور حضرت زہراءؑ کے اسماء سے مس کرنا حرام ہے۔

۳۔ مسجد الحرام اور مسجد النبیؐ میں جانا حرام ہے خواہ ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے نکل جائے۔

۴۔ دوسری تمام مسجدوں میں ٹھہرنا حرام ہے لیکن اگر ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے نکل آئے یا کسی چیز کے اُٹھانے کیلئے جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ ائمہ اہلبیتؑ کے حرم میں بھی نہ ٹھہرے۔

۵۔ اس کیلئے مسجد میں کسی چیز کا رکھنا حرام ہے۔

یاد دہانی:

سوال: جو خاتون حالت حیض میں ہو کیا وہ ووٹ ڈالنے کیلئے مسجد جا سکتی ہے اور اگر اسے مجبوراً وہاں کافی دیر ٹھہرنا پڑے تو ٹھہر سکتی ہے؟

جواب: ایسی صورت میں ٹھہرنا جائز نہیں ہے۔

۶۔ ان سوروں کا پڑھنا جن میں سجدہ واجب ہے حرام ہے وہ چار سورے یہ ہیں:

نمبر شمار	نام سورہ	سورہ نمبر
۱	الم تنزیل	۳۲
۲	حم السجدہ	۴۱
۳	والنجم	۵۳
۴	اقراء (علق)	۹۶

ان سوروں میں سے کسی بھی سورہ کا ایک حرف پڑھنا بھی حرام ہے البتہ اس بات پر توجہ رہے کہ سورہ سجدہ کا پڑھنا حائض کیلئے حرام ہے لیکن ان سورتوں کا سننا خواہ آیت سجدہ ہی کیوں نہ ہو حرام نہیں ہے۔اور اگر آیت سجدہ سن لے تو فوراً سجدہ واجب بجالائے۔

۸۔ ان معین صورتوں کے علاوہ جو فقہی کتابوں میں موجود ہے عام حالات میں اگر حالت حیض میں طلاق دی جائے تو طلاق باطل ہے۔

۹۔ رمضان کے مہینہ میں اگر حائض طلوع صبح صادق سے پہلے پاک ہو جائے تو اسے غسل کر لینا چاہیے تاکہ وہ پاکیزہ حالت میں صبح کرے اور اگر عمداً حالت حیض میں صبح کرے تو اس دن میں اس کا روزہ باطل ہوگا۔

یاد دہانی: نماز کے سلسلہ میں خواتین کو چند نکات پر توجہ دینا ضروری ہے۔

الف: اگر کسی خاتون کو یہ خیال پیدا ہو کہ وہ حائض ہونے والی ہے اور نماز کا وقت شروع ہو چکا ہو تو اسے نماز پڑھنے میں جلدی کرنا چاہیے ورنہ اس نماز کی قضا اس پر واجب ہو گی البتہ یہ دیکھنا ضروری ہے کہ نماز کا وقت شروع ہونے اور حیض شروع ہونے کے درمیان اتنا عرصہ ہو کہ اس وقت کے فریضہ کے مطابق نماز ادا کی جاسکتی ہو یعنی اگر مقیم ہے تو نماز کا وقت شروع ہونے اور حیض کے آغاز کے درمیان ظہر کیلئے چار اور ظہر وعصر کیلئے آٹھ رکعت اور اگر مسافر ہے تو ظہر کیلئے دو اور ظہر وعصر کیلئے چار رکعت کا وقت مل جائے۔

ب: اسی طرح اگر کوئی خاتون نماز کا وقت ختم ہونے سے اتنا پہلے پاک ہو جائے اور اگر غسل و وضو اس کیلئے مضر ہے تو تیمم ورنہ غسل و وضو بجالانے کے بعد نماز ادا کر سکتی ہو تو اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ جلدی کرے اور نماز ادا کرے ورنہ اس نماز کی قضا اس پر واجب ہو گی۔

ج: اگر حائض کو شک ہو کہ نماز کیلئے وقت ہے یا نہیں تو اسے نماز پڑھ لینا چاہیے۔

د: اگر حائض کو خیال ہو کہ اتنا وقت نہیں ہے کہ مقدمات نماز (یعنی غسل و وضو یا تیمم) بجالانے

کے بعد وہ ایک رکعت نماز وقت میں پڑھ سکتی ہے اور نماز نہ پڑھے پھر بعد میں اسے معلوم ہو کہ اتنا وقت تھا تو اس پر قضا واجب ہوگی۔

ب: مستحبات: وہ کام جن کا انجام دینا حائض کیلئے مستحب ہے

مستحب ہے کہ خواتین حیض کے دنوں میں نماز کے اوقات میں حتیٰ الامکان خود کو خون سے پاک کریں۔ روئی اور رومال پیڈ اور زیر جامہ بدل لیں اور وضو یا اگر وضو نہ کر سکیں تو تیمم کر کے جائے نماز پر رو بقبلہ بیٹھیں اور ذکر و تسبیح و دعا و درود یا تلاوت قرآن میں مشغول ہیں اگرچہ حائض کیلئے نماز کے اوقات کے علاوہ دوسرے اوقات میں تلاوت قرآن (خواہ سات آیات ہی پڑھے) مکروہ ہے۔ یعنی اس کا ثواب کم ہے مگر اوقات نماز میں مستحب ہے اور ثواب زیادہ ہے۔

ج: مکروہات: وہ کام جن کا انجام دینا حائض کیلئے مکروہ ہے

حائض کیلئے نماز کے اوقات کے علاوہ باقی اوقات میں تلاوت قرآن مکروہ ہے۔ اسی طرح اس کیلئے قرآن مجید کا ساتھ رکھنا، بدن کے کسی بھی حصہ کا قرآن حکیم کے حاشیہ یا کتابت قرآن کے درمیان خالی جگہوں سے مس کرنا، نیز مہندی و خضاب لگانا مکروہ ہے۔

یاد دہانی: الف: مجنب کیلئے ایسی سات آیتوں تک کی تلاوت میں کراہت نہیں ہے جو ان سورتوں سے نہ ہوں جن میں واجب سجدے ہیں لیکن مجنب کیلئے سات آیتوں سے زیادہ کی تلاوت مکروہ ہے اور ستر سے زیادہ آیتوں کی تلاوت کی کراہت اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے لیکن حیض کے دوران نماز کے اوقات کے علاوہ باقی اوقات میں سات آیتوں کی تلاوت بھی مکروہ ہے یعنی اس تلاوت کا ثواب کم ہے۔

سوال: کیا خواتین ماہ رمضان میں ایسی گولیاں استعمال کر سکتی ہیں جو حیض کو روک دیں تاکہ پورے مہینہ کے روزے رکھ سکیں؟

جواب: اگر گولیاں ان کیلئے نقصان دہ نہ ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

استحاضہ

استحاضہ: عورت جو خون نو سال کی عمر سے پہلے یائسگی کے بعد، خون نفاس کے بعد یا اپنی دو ماہانہ عادتوں کے درمیان دیکھے وہ استحاضہ کہلاتا ہے:

۱) استحاضہ کی علامتیں:

۱۔ خون استحاضہ اکثر و بیشتر سرد اور زرد رنگ کا ہوتا ہے۔

۲۔ بغیر اچھلے اور بغیر جلن کے آتا ہے۔

۳۔ گاڑھا نہیں ہوتا۔

ممکن ہے کبھی سیاہ یا سرخ اور گرم اور گاڑھا بھی ہو، کبھی کبھی خون اچھل کر اور جلن کے ساتھ بھی باہر آسکتا ہے۔

۲) استحاضہ کی قسمیں:

۱۔قلیلہ: استحاضہ قلیلہ وہ خون ہے جو روئی کے اندر سرایت نہ کرے۔

۲۔توسط: استحاضہ متوسطہ وہ خون ہے جو روئی کے اندر سرایت کر کے دوسری طرف سے ظاہر ہوجائے لیکن اس کپڑے پر نہ لگے جو عموماً خواتین خون کو لباس میں لگنے سے روکنے کیلئے رکھتی ہیں۔

۳۔کثیرہ: استحاضہ کثیرہ وہ خون ہے جو روئی کے اندر داخل ہو کر دوسری طرف سے ظاہر ہوجائے اور کپڑے پر بھی لگ جائے۔

۳) ہر نماز سے پہلے مستحاضہ کا فریضہ:

مستحاضہ کو چاہیے کہ ہر نماز سے پہلے آزمائش کرے کہ اس کا استحاضہ کس قسم کا ہے؟ قلیلہ، متوسط یا کثیرہ اور اگر اپنی آزمائش سے پہلے نماز پڑھنے میں مشغول ہوجائے تو اگر قصد قربت رکھتی ہو جیسے عالم

غفلت میں اور اپنے فریضہ کے مطابق عمل کیا ہو مثلاً اس کا استحاضہ قلیلہ تھا اور اس نے استحاضہ قلیلہ کے مطابق عمل کیا تو اس کی نماز صحیح ہے اور اگر قصد قربت نہ رکھتی ہو یا اس نے اپنے فریضہ کے مطابق عمل نہ کیا ہو مثلاً اس کا استحاضہ متوسط تھا اور اس نے قلیلہ کے فرائض ادا کیئے تو اس کی نماز باطل ہے۔

۴) مستحاضہ کے احکام:

استحاضہ قلیلہ کے احکام:

۱۔ خون دیکھنے کی صورت میں عورت کیلئے لازم ہے کہ ہر نماز کیلئے علیحدہ ایک وضو کرے خواہ نماز واجب ہو یا مستحب یعنی نماز ظہر کیلئے ایک وضو اور نماز عصر کیلئے دوسرا وضو اسی طرح مغرب اور عشا کیلئے۔

۲۔ ہر نماز کیلئے روئی کو تبدیل کرے یا اس کو پاک کرے اور اگر خون عضو کے بیرونی حصہ پر لگا ہو تو اسے بھی پاک کرے مثلاً نماز ظہر کیلئے ایک مرتبہ اور خون دیکھنے کی صورت میں نماز عصر کیلئے دوسری مرتبہ۔

یاد دہانی: مستحاضہ قلیلہ کیلئے جس طرح ہر نماز کی خاطر وضو کرنا ضروری ہے اسی طرح اس کیلئے ہر اس کام کیلئے وضو کرنا واجب ہے جس کی شرط طہارت ہے جیسے طواف یا نذر کی صورت میں کتابت قرآن سے جسم مس کرنے کیلئے نیز یہ بھی خیال رہے کہ ان سب کاموں کیلئے ایک وضو کافی نہیں ہوگا بلکہ ہر کام کیلئے الگ وضو کرنا ہوگا حتیٰ کہ جتنی مرتبہ بھی بدن کتابت قرآن سے مس کرنا ہو احتیاط واجب کے طور پر الگ الگ وضو کرے۔

استحاضہ کثیرہ و متوسط کے احکام:

الف۔ متوسطہ ب۔ کثیرہ ج۔ مشترک

1۔ استحاضہ متوسطہ کے مخصوص احکام:

مستحاضہ متوسطہ اگر اس حالت پر رہے تو اسے نماز صبح سے پہلے ایک غسل کرنا ہوگا البتہ جب وہ پہلی مرتبہ متوسط ہو تو اگر نماز صبح کے بعد ہو تو اسے متوسط ہونے کے بعد پہلی نماز کیلئے غسل کرنا ہوگا

مثلاً اگر وہ نماز ظہر وعصر سے پہلے متوسط ہو جائے تو اس سے قبل اور اگر مغربین سے پہلے ہو تو ان سے قبل ایک غسل کرنا ہوگا پھر اگر دوسرے دن وہ اس حالت پر باقی رہے تو اسے ہر نماز صبح سے پہلے ایک غسل کرنا ہوگا۔ مختصر یہ کہ مستحاضہ متوسط کو دن میں صرف ایک ہی غسل کرنا ہوگا۔

2۔ استحاضہ کثیرہ کے مخصوص احکام:

مستحاضہ کثیرہ کو ہر نماز کیلئے ایک غسل کرنا ہوگا البتہ اگر نماز ظہر وعصر یا مغرب وعشاء اس طرح ادا کرے کہ دونوں نمازوں کے درمیان فاصلہ نہ دے تو یہ دونوں نمازیں ایک ہی غسل سے پڑھ سکتی ہے لیکن اگر ظہر وعصر یا مغرب وعشاء کے درمیان فاصلہ ہو جائے تو پھر دوبارہ غسل کرنا ہوگا۔

3۔ استحاضہ متوسط و کثیرہ کے مشترک احکام:

۱۔ ہر نماز کیلئے الگ وضو کرے۔

۲۔ ہر نماز کیلئے روئی بدلے یا پاک کرے اور عضو کے بیرونی حصہ پر اگر خون لگ جائے تو اسے بھی پاک کرے۔

۳۔ خون بند ہونے کے بعد غسل کرے۔

۴۔ اگر نقصان کا اندیشہ نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وضو اور غسل کے بعد نماز کے تمام ہونے تک حتی الامکان خون کو باہر نکلنے سے روکے اور اگر کوتاہی کے سبب خون باہر نکل آئے تو نماز بلکہ وضو و غسل کا بھی اعادہ کرے۔

۵۔ اگر کوئی خاتون استحاضہ کثیرہ یا متوسط کی صورت میں نماز کے وقت سے پہلے بدن سے کسی حصہ کو کتابت قرآن سے مس کرنا چاہے تو اسے غسل اور وضو کرنا ہوگا۔

۶۔ ان حالات میں شوہر کیلئے اسی صورت میں ہمبستر ہونا حلال ہے جب بیوی نے غسل کرلیا ہو خواہ دوسرے کام مثلاً وضو یا روئی بدلنا جو نماز کیلئے واجب ہیں انجام نہ دیئے ہوں۔

۷۔ ان حالات میں خواتین کیلئے روزہ کی صحت کی شرط یہ ہے کہ دن میں ان پر جو غسل واجب ہیں وہ انجام دیں البتہ استحاضہ کثیرہ میں جس دن روزہ رکھنا ہے اس کی رات کا مغرب وعشاء کا غسل

بھی صبح کے روزہ کی صحت کیلئے ضروری ہے۔

۸۔ احتیاط واجب ہے کہ مستحاضہ روزہ کے دن جس حد تک خون کو باہر آنے سے روک سکتی ہے روکے۔

یاد دہانی:

۱۔ مستحاضہ کثیرہ یا متوسطا اگر نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے غسل کرے تو اس غسل کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتی بلکہ اگر اذان صبح کے نزدیک نماز شب کیلئے غسل کر کے نماز شب پڑھے تب بھی احتیاط واجب ہے کہ طلوع صبح کے بعد دوبارہ غسل اور وضو کرے۔

۲۔ اگر کوئی خاتون نماز عصر کے بعد مستحاضہ ہو اور غروب تک غسل نہ کرے تو اس کا روزہ درست ہے۔

۳۔ اگر استحاضہ کا خون باہر نکل آئے تو وضو اور غسل باطل ہو جائے گا۔

۴۔ جن مواقع پر غسل اور وضو دونوں ضروری ہیں، ان مواقع پر جو بھی عمل پہلے انجام دے درست ہے البتہ بہتر ہے کہ پہلے وضو اور پھر غسل کرے۔

۵۔ مستحاضہ کو وضو اور غسل کے بعد فوراً نماز پڑھنا چاہیے چنانچہ اگر وہ وضو اور غسل کے بعد نماز میں دیر کرے تو اس کی نماز صرف اس صورت میں درست ہے کہ اسے یقین ہو کہ وضو کے بعد سے خون نہیں نکلا ہے اور اندام نہانی کے اندر بھی خون موجود نہیں ہے، ورنہ نماز باطل ہے البتہ نماز پڑھنے میں جلدی مستحبات نماز کی ادائیگی پر اثر انداز نہیں ہوتی چنانچہ اگر مستحاضہ اپنی نماز کیلئے اذان یا اقامت کہے یا دوسری مستحبات انجام دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

غسل کا طریقہ

1۔غسل کا طریقہ: ہر قسم کے غسل خواہ واجب ہوں یا مستحب دو میں سے کسی بھی ایک طریقہ سے انجام دیئے جاسکتے ہیں۔

۱۔ ارتماسی ۲۔ ترتیبی

۱۔غسل ارتماسی کا طریقہ: غسل ارتماسی یہ ہے کہ انسان غسل کی نیت سے ایک دفعہ پانی میں یوں ڈوب جائے کہ پانی ایک دم یا بتدریج اس کے تمام بدن کا احاطہ کرلے اور اگر انسان پانی کے اندر ہو اور غسل کی نیت کرنے کے بعد بدن کو حرکت دے تب بھی اس کا غسل صحیح ہے۔غسل ارتماسی کرنے کیلئے ضروری ہے کہ لازمی طور پر کوئی ایسی جگہ ہو جہاں ممکن ہو کہ پورا بدن ایک دم پانی کے اندر چلا جائے۔چنانچہ فوارا یا اس جیسی اشیاء کے نیچے غسل ارتماسی ممکن نہیں ہے۔اسی طرح اگر حوض یا دریا میں اس طرح ڈبکی لگائے کہ پیر یا جسم کا کوئی حصہ زمین پر ٹکا رہے تب بھی غسل ارتماسی صحیح نہیں ہوگا۔

۲۔غسل ترتیبی کا طریقہ: غسل ترتیبی کا طریقہ یہ ہے کہ انسان نیت کے بعد پہلے سر اور گردن پھر بدن کے دائیں حصہ کو کندھے سے پیر تک اور اس کے بعد بدن کے بائیں حصے کو کندھے سے پیر تک دھوئے البتہ یہ یقین حاصل کرنے کیلئے کہ بدن کا ہر حصہ دھل گیا ہے، ہر حصہ کو دھوتے وقت دوسرے حصے کا کچھ حصہ بھی دھولے۔بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ بدن کا دایاں حصہ دھوتے وقت گردن کا پورا دایاں حصہ اور بایاں حصہ دھوتے وقت گردن کا پورا بایاں حصہ بھی دھو ڈالے اور اگر عمداً یا بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے اس ترتیب (یعنی پہلے سر گردن، پھر دایاں حصہ اور اس کے بعد بایاں حصہ دھونے کی ترتیب) پر عمل نہ کرے تو غسل باطل ہو جائے گا۔

نوٹ:

۱۔ غسل جبیرہ بھی وضو جبیرہ کی طرح ہے (یعنی جن مقامات پر پانی پہنچانا مضر ہے وہاں کپڑا رکھ کر گیلے ہاتھ سے کپڑے کے اوپر سے مسح کر دیا جائے) لیکن ضروی ہے کہ غسل جبیرہ، ترتیبی طریقہ کار سے بجالایا جائے۔

۲۔ بعض مواقع پر غسل بہ صورت ارتماسی اور بعض صورتوں میں ترتیبی طریق کار سے بجالانا ضروری ہوتا ہے اور ان کے علاوہ باقی مواقع پر غسل کرنے والے کو اختیار ہے کہ وہ دونوں میں سے

جس طریقہ سے چاہے غسل انجام دے۔ جن موقعوں پر غسل ترتیبی انجام دینا ہوتا ہے وہ یہ ہیں:

الف: اگر کوئی شخص واجب روزہ رکھے ہوئے ہو یا حج یا عمرہ کیلئے احرام باندھ چکا ہو تو ایسی صورت میں وہ اگر غسل کرنا چاہے تو اسے ترتیبی طریقہ ہی سے غسل کرنا ہوگا چنانچہ اگر وہ ایسی صورت میں عمداً ارتماسی طریقہ سے غسل انجام دے گا تو اس کا غسل باطل ہو جائے گا البتہ اگر بھولے سے ارتماسی طریقہ پر غسل کرلے تو اس کا غسل صحیح ہوگا۔

ب: اگر کسی کے اعضاء غسل میں سے کوئی ایک عضو جبیرہ ہو تو اسے ترتیبی غسل کرنا ہوگا۔ اس صورت میں ارتماسی طریقہ سے غسل کرنے سے غسل باطل ہو جائے گا۔ بعض مواقع پر غسل ارتماسی انجام دینا ضروری ہوتا ہے۔

یہ ایسے موقعہ پر ہوتا ہے جب مثال کے طور پر نماز کا وقت ختم ہو رہا ہو اور اگر غسل ترتیبی بجالایا جائے تو نماز قضا ہونے کا امکان ہو اور ساتھ ہی غسل ارتماسی کا امکان موجود ہو اور غسل ترتیبی سے کم وقت میں انجام پا سکتا ہو ایسی صورت میں غسل ارتماسی ہی کرنا ہوگا۔

4۔ غسل ارتماسی و ترتیبی میں فرق:

غسل ارتماسی	غسل ترتیبی
ا۔ غسل سے پہلے تمام بدن کا پاک ہونا ضروری ہے سوائے اس کے کہ پانی میں داخل ہونے پر نجاست دور ہو جائے۔	ا۔ ضروری نہیں ہے کہ غسل سے پہلے تمام بدن پاک ہو بلکہ جائز ہے کہ بدن کے ہر حصہ کو غسل دینے سے پہلے پاک کرلیا جائے۔
۲۔ اگر غسل کے بعد کسی عضو میں کوئی ایسی چیز نظر آئے جو جسم تک پانی پہنچنے میں رکاوٹ کا سبب ہو تو غسل باطل ہے۔	۲۔ اگر غسل کے بعد جسم کے کسی عضو میں کوئی ایسی چیز نظر آئے جو جسم تک پانی پہنچنے میں رکاوٹ کا سبب ہو تو یہ دیکھا جائے گا کہ یہ بدن کے کسی حصہ میں ہے چنانچہ:

الف: اگر یہ چیز بدن کے بائیں حصے میں ہوتو اس کو دور کر کے صرف بائیں حصے کو غسل کی نیت سے دھو دیا جائے گا اور غسل صحیح ہو جائے گا۔

ب: اگر یہ چیز بدن کے دائیں حصہ میں ہوتو اس کو دور کر کے پہلے دائیں حصہ کو پھر بائیں حصہ کو غسل کی نیت سے دھو دیا جائے گا اور غسل صحیح ہو جائے گا۔

ج: اگر یہ چیز سر یا گردن میں ہوتو اسے دور کر کے پہلے سر و گردن پھر بالترتیب دائیں اور پھر بائیں حصے کو غسل کی نیت سے دھو دیا جائے گا اور غسل صحیح ہو جائے گا۔ اگر غسل کے بعد معلوم ہو کہ بدن کا کوئی حصہ نہیں دھلا ہے لیکن یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ حصہ کون سا ہے تو دوبارہ غسل کرنا ہوگا۔

5۔ غسل ترتیبی وارتماسی کے مشترک احکام:

۱۔ غسل میں اگر بال کی نوک کے برابر بھی بدن کا کوئی حصہ دھلنے سے رہ جائے تو غسل باطل ہے البتہ بدن کے وہ حصے جو دکھائی نہیں دیتے مثلاً کان کا اندرونی حصہ یا ناک کا اندرونی حصہ، تو ان کا دھونا واجب نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کسی مقام کے بارے میں شک ہو کہ وہ بدن کا ظاہری حصہ ہے یا اندرونی، تو اس کا دھونا بھی ضروری نہیں ہے البتہ احتیاط یہ ہے کہ اسے بھی دھولیا جائے چنانچہ اگر گوشواروں یا بندوں یا ناک کی کیل وغیرہ کے سوراخ اتنے کھلے ہوں کہ ان کا اندرونی حصہ نظر آئے تو اس کو دھونا ضروری ہے لیکن اگر دکھائی نہ دے تو ان کے داخلی حصہ کا دھونا ضروری نہیں ہے۔

۲۔ غسل میں ان چھوٹے بالوں کا دھونا ضروری ہے جو بدن کا جزو حساب ہوتے ہیں اور احتیاط کے طور پر لمبے بالوں کا دھونا بھی ضروری ہے البتہ عروہ الوثقیٰ (امام خمینیؒ کی فقہی کتاب) میں لمبے بالوں کو دھونے کیلئے احتیاط واجب کا حکم ہے۔

۳۔ اگر شک کرے کہ غسل کیا ہے یا نہیں تو غسل ضروری ہوگا البتہ اگر غسل کے بعد شک کرے کہ اس کا غسل صحیح تھا یا نہیں تو دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۴۔ اگر غسل کے درمیان حدث اصغر صادر ہو جائے مثلاً پیشاب یا پاخانہ کرے تو غسل باطل نہیں

ہوگا البتہ غسل جنابت کی صورت میں غسل کے بعد نماز کیلئے وضو کرنا ہوگا۔

۵۔ اگر اس خیال سے کہ غسل اور نماز کیلئے کافی وقت موجود ہے، نماز کیلئے غسل کرے اور غسل کے بعد معلوم ہو کہ اس کے پاس غسل کرنے کا وقت نہیں تھا تو غسل صحیح ہے۔

۶۔ جس پر کئی غسل واجب ہوں تو وہ ان تمام غسلوں کی نیت سے ایک ہی غسل بھی انجام دے سکتا ہے اور ہر ایک کیلئے الگ الگ غسل بھی کر سکتا ہے۔

6۔وضو اور غسل کا فرق

وضو	غسل
۱۔ضروری ہے کہ اعضاء وضو کو اوپر سے نیچے کی طرف دھویا جائے۔	۱۔ضروری نہیں ہے کہ بدن اوپر سے نیچے کی طرف دھویا جائے۔
۲۔ضروری نہیں کہ گھنے بالوں کے نیچے کھال تک پانی پہنچایا جائے۔	۲۔ضروری ہے کہ گھنے بالوں کے نیچے بھی جلد تک پانی پہنچایا جائے۔
۳۔موالات یعنی افعال کا پے در پے انجام دینا شرط ہے۔	۳۔سوائے مستحاضہ ومسلوس ومبطون کے کہ غسل کیلئے موالات شرط نہیں ہے۔
۴۔اگر بعد کے عضو کو دھوتے ہوئے بھی شک کرے کہ پہلے والے عضو کا حصہ دھویا تھا یا نہیں تو ضروری ہے کہ گزشتہ حصہ کو دھوئے البتہ یہ حکم اس وقت تک ہے جب تک کہ کثیر الشک نہ ہوا ہو اور اگر کثیر الشک ہو تو اپنے شک پر توجہ نہ دے۔	۴۔غسل ترتیبی میں اگر بعد والی طرف کو دھونا شروع نہ کیا ہو اور شک کرے کہ اس طرف کا کچھ حصہ دھویا ہے یا نہیں تو اسے دھوئے لیکن اگر دوسری طرف کو دھونا شروع کرنے کے بعد گزشتہ طرف کے کسی حصے کے بارے میں شک کرے تو اس کا دھونا ضروری نہیں ہے۔البتہ اگر بائیں طرف کے کسی حصے کے

بارے میں شک کرے کہ اسے دھویا ہے یا نہیں تو خواہ یہ شک وقت گزرنے کے بعد ہو تب بھی اس حصے کو غسل کی نیت سے دھوئے۔

۵۔ ہر قسم کے وضو سے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

۵۔ ہر غسل سے نماز نہیں پڑھی جاسکتی بلکہ صرف غسل جنابت سے نماز پڑھی جاسکتی ہے اور اس کے بعد وضو نہیں کیا جاسکتا۔ باقی غسلوں کے بعد وضو ضروری ہے۔

۶۔ اگر وضو کے بعد اعضاء وضو میں سے کسی عضو میں کوئی ایسا مانع یا رکاوٹ دیکھے جس کے سبب جسم تک پانی نہ پہنچا ہو اور یقین ہو کہ یہ مانع وضو کے وقت موجود تھا اور اس کے سبب موالات ٹوٹ گئی ہے تو وضو باطل ہے۔

۶۔ ایسی صورت میں غسل ارتماسی باطل ہے لیکن غسل ترتیبی باطل نہیں ہوگا بلکہ غسل ترتیبی وارتماسی کے فرق کو بیان کرتے ہوئے جو مسئلہ بیان کیا گیا ہے اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

چند سوالات اور ان کے جوابات

سوال ۱: اگر کوئی خاتون حائض ہو تو کیا اسے اپنے وہ تمام کپڑے پاک کرنا ہونگے جو اس نے مدت حیض کے دوران پہنے تھے یا وہ غسل کے بعد ان ہی کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے؟

جواب: اگر اس کے کپڑے حیض کے خون یا کسی اور نجاست کے سبب نجس ہو گئے ہوں تو اسے نماز کیلئے ان کپڑوں کو پاک کرنا ہوگا ورنہ وہ ان ہی کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے۔

سوال ۲: کیا حائض کا پسینہ نجس ہے؟

جواب: نجس نہیں ہے۔

سوال ۳: کیا حائض خاتون جب بھی خون حیض سے پاک ہو تو غسل کرے خواہ جفت دنوں ہی میں کیوں نہ ہو، یا صبر کرے اور فرد دنوں میں غسل کرے کیونکہ کہتے ہیں کہ پانچویں، ساتویں یا اسی طرح کے کسی دن غسل کرے؟

جواب: خاتون جب بھی خون حیض سے پاک ہوں لازمی طور پر اس کے بعد کی نماز کیلئے غسل کرے۔

سوال ۴: دوران حیض خون جذب کرنے کیلئے استعمال کیے جانے والے پیڈز یا کپڑے کو صاف کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ کیونکہ کہتے ہیں کہ اگر انہیں صاف نہ کیا جائے تو غسل باطل ہو جائے گا؟

جواب: استعمال کے بعد پیڈز یا کپڑے کی صفائی ایک اخلاقی مسئلہ ہے اور اس کا غسل کی صحت و عدم صحت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سوال ۵: کیا حائض خاتون یا جنب مرد و زن دعائے کمیل یا دعائے توسل پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: زن حائض اور جنب مرد و زن دعائے کمیل و توسل پڑھ سکتے ہیں لیکن چونکہ دعائے کمیل میں جملہ "فمن کان مومناً کمن کان فاسقاً لا یستوون"۔ قرآن کی اُس سورہ کی آیت ہے جس میں

سجدہ واجب ہے۔اس لیے فقط اس جملہ کو نہیں پڑھ سکتے لیکن باقی دعائے کمیل اور دعائے توسل پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔البتہ ضروری ہے کہ ان دونوں دعاؤں کو پڑھتے وقت ان کے بدن کا کوئی حصہ اللہ، پیغمبروںؑ یا آئمہؑ کے اسماء سے نہ چھوئے۔

سوال ۶: کیا حائض کلاس درس خصوصاً علوم دینی کے درس میں حاضر ہو سکتی ہے اور آیات و روایات لکھ سکتی ہے؟

جواب: اگر کلاس مسجد میں نہ ہو تو شرکت کر سکتی ہے البتہ اگر لکھتے ہوئے اس کے بدن کا کوئی حصہ آیات قرآنی اور اسماء خدا وغیرہ سے مس نہ ہو تو لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

سوال ۷: کیا حائض شہداء کی قبور پر جا کر فاتحہ پڑھ سکتی ہے؟

جواب: قبرستان اور شہداء کے مزار پر جانے اور فاتحہ پڑھنے میں حائض کیلئے کوئی حرج نہیں ہے البتہ فقط اس حد تک حکم ہے کہ حائض اور جنب کیلئے محتضر یعنی ایسے شخص کے بالین پر رہنا مکروہ ہے جو جان کنی کے عالم میں ہو لیکن میت کے غسل و کفن و دفن کے مواقع پر اس کی موجودگی میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال ۸: کیا حائض، امام زادوں کے حرم میں جا سکتی ہے؟

جواب: آئمہؑ کے حرم میں حائض کا ٹھہرنا، احتیاط واجب کے طور پر جائز نہیں ہے لیکن امام زادوں کے حرم کے سلسلہ میں بہتر یہ ہے کہ وہاں نہ ٹھہرے البتہ حرام نہیں ہے۔

سوال ۹: ایک خاتون اگر کسی ایسے شہر جائے جو اس کا وطن نہیں ہے اور وہاں دس دن رہنے کی نیت کرے لیکن پہلے پانچ دن حیض دیکھے تو کیا جن باقی پانچ دنوں میں وہ وہاں نماز پڑھے ان دنوں کی نمازیں اس کیلئے قصر ہونگی یا تمام؟

جواب: اگر وہ دس دن رکنے کا ارادہ کرے تو خواہ وہ پانچ دن نماز پڑھے تب بھی اسے پوری نماز پڑھنا ہوگی۔

سوال ۱۰: اگر کوئی عورت دوران سفر مثلاً ریل میں حیض سے پاک ہو اور وہاں پانی نہ ملے تو وہ

نماز کیلئے کیا کرے؟

جواب: اگر پانی نہ ملے تو وہ غسل حیض کے بجائے تیمم کرے اور وضو کرے نیز جسم کو پاک کرنے کے بعد نماز پڑھے لیکن جب بھی پانی مل جائے تو وہ غسل حیض بجالائے۔

سوال ۱۱: کیا خون استحاضہ فقط خواتین ہی دیکھتی ہیں یا بچیاں بھی خون استحاضہ دیکھتی ہیں؟

جواب: استحاضہ خواتین سے مخصوص نہیں ہے بلکہ بچیاں بھی خون استحاضہ دیکھ سکتی ہیں حتیٰ کہ جس طرح پہلے بتایا جاچکا ہے اگر بچی نو سال سے پہلے خون دیکھے تو وہ استحاضہ ہوگا۔

سوال ۱۲: خواتین اگر زرد رنگ کا دھبہ دیکھیں اور انہیں شک ہو کہ یہ خون استحاضہ ہے یا کوئی دوسری رطوبت ہے تو اس زرد رنگ کے دھبہ کا حکم کیا ہوگا؟

جواب: اگر شک ہو کہ خون ہے یا کوئی اور رطوبت تو وہ خون نہیں ہوگا۔

سوال ۱۳: خون کے علاوہ جو رطوبتیں عورت کے رحم سے نکلتی ہیں کیا وہ پاک ہیں؟

جواب: تمام رطوبتیں جو خواتین کے رحم سے نکلتی ہیں اگر وہ پیشاب اور خون کے علاوہ ہوں نیز بغیر شہوت کے نکلیں اور مخرج (نکلنے کی جگہ) پہلے سے پاک ہو تو وہ پاک ہیں ورنہ نجس ہیں۔

سوال ۱۴: عورتوں کیلئے بدن کیلئے فالتو بالوں کی صفائی کیلئے بلیڈ یا استرے کا استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب: کوئی حرج نہیں ہے البتہ کریم استعمال کرنے میں ایسے فائدے ہیں جو بلیڈ استعمال کرنے میں نہیں ہیں بلکہ بلیڈ کے استعمال سے کبھی کبھی نقصان بھی ہوتا ہے۔

سوال ۱۵: عورت کیلئے ایسی جگہ وضو کرنا کیسا ہے جہاں کوئی نامحرم اس کو دیکھ رہا ہو؟

جواب: گناہ ہے مگر وضو صحیح ہے۔

سوال ۱۶: کیا بہنوئی، جیٹھ اور دیور باقی نامحرموں کی طرح ہیں اور ان سے بھی دوسروں کی طرح پردہ کرنا ضروری ہے؟

جواب: ان رشتوں میں اور باقی نامحرموں میں کوئی فرق نہیں ہے اور ضروری ہے کہ خواتین ان رشتہ داروں سے بھی اسی طرح پردہ کریں جس طرح وہ دوسرے نامحرموں سے کرتی ہیں مثلاً کسی

خاتون کو حق نہیں ہے کہ اپنے رشتہ داروں کے سامنے موزے کے بغیر چلے پھرے۔

سوال ۱۷: کیا خواتین استحاضۂ قلیلہ سے پاک ہونے کے بعد غسل کریں؟

جواب: استحاضہ قلیلہ کیلئے غسل نہیں ہے۔

سوال ۱۸: جو خواتین حیض کی عادت کے بعد بلا فاصلہ استحاضہ کا خون دیکھیں تو کیا انہیں استحاضہ کا خون دیکھنے کے باوجود حیض ختم ہونے پر غسل حیض کرنا ہوگا یا نہیں۔

جواب: حیض ختم ہونے کے بعد غسل ضروری ہے اس کے بعد استحاضہ جس قسم سے ہو (قلیلہ، متوسط، کثیرہ) وہ اس کے مطابق اپنے وظیفہ پر عمل کرے۔

سوال ۱۹: حیض کی حالت میں نکاح پڑھا جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: کوئی حرج نہیں البتہ حالت حیض میں طلاق اپنی شرائط کے ساتھ باطل ہے۔

سوال ۲۰: خواتین کیلئے نامحرم مردوں کا دیکھنا کیسا ہے؟

جواب: خواتین کیلئے نامحرم مرد کے چہرہ اور کلائی تک ہتھیلیوں کے علاوہ جسم کے کسی بھی حصہ کا دیکھنا حرام ہے خواہ لذت کی نیت سے ہو یا لذت کے ارادہ کے بغیر ہو البتہ چہرے اور ہتھیلیوں پر اگر لذت کی نیت سے نظر کرے تو حرام ہے اور اگر لذت کے ارادہ کے بغیر نگاہ کرے تو جائز ہے۔

سوال ۲۱: نامحرم مرد کیلئے نامحرم خاتون کی باتیں سننا کیسا ہے؟

جواب: اگر اس کی گفتگو کا انداز ہیجان آور نہ ہو تو حرام نہیں ہے ورنہ حرام ہے۔